ملنے کا پتہ سکرٹری انجمن مؤید العلوم مدرسۃ الواعظین لکھنؤ

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَام

سلسلۂ تصانیف انجمن مؤید العلوم نمبر ۱۳

خطاب فاصل

ترجمہ

میزان عادل

از

جناب مستطاب فخر المتکلمین مولانا مولوی سید سبط حسن صاحب قبلہ پرنسپل مدرسۃ الواعظین و صدر انجمن مؤید العلوم لکھنؤ

باہتمام سید ریاض الحسن

نو لکشور پریس لکھنؤ میں چھپا

قیمت ۴ر

باسمہ سبحانہ

تمہید کتاب

حامداً ومصلیاً ومسلماً
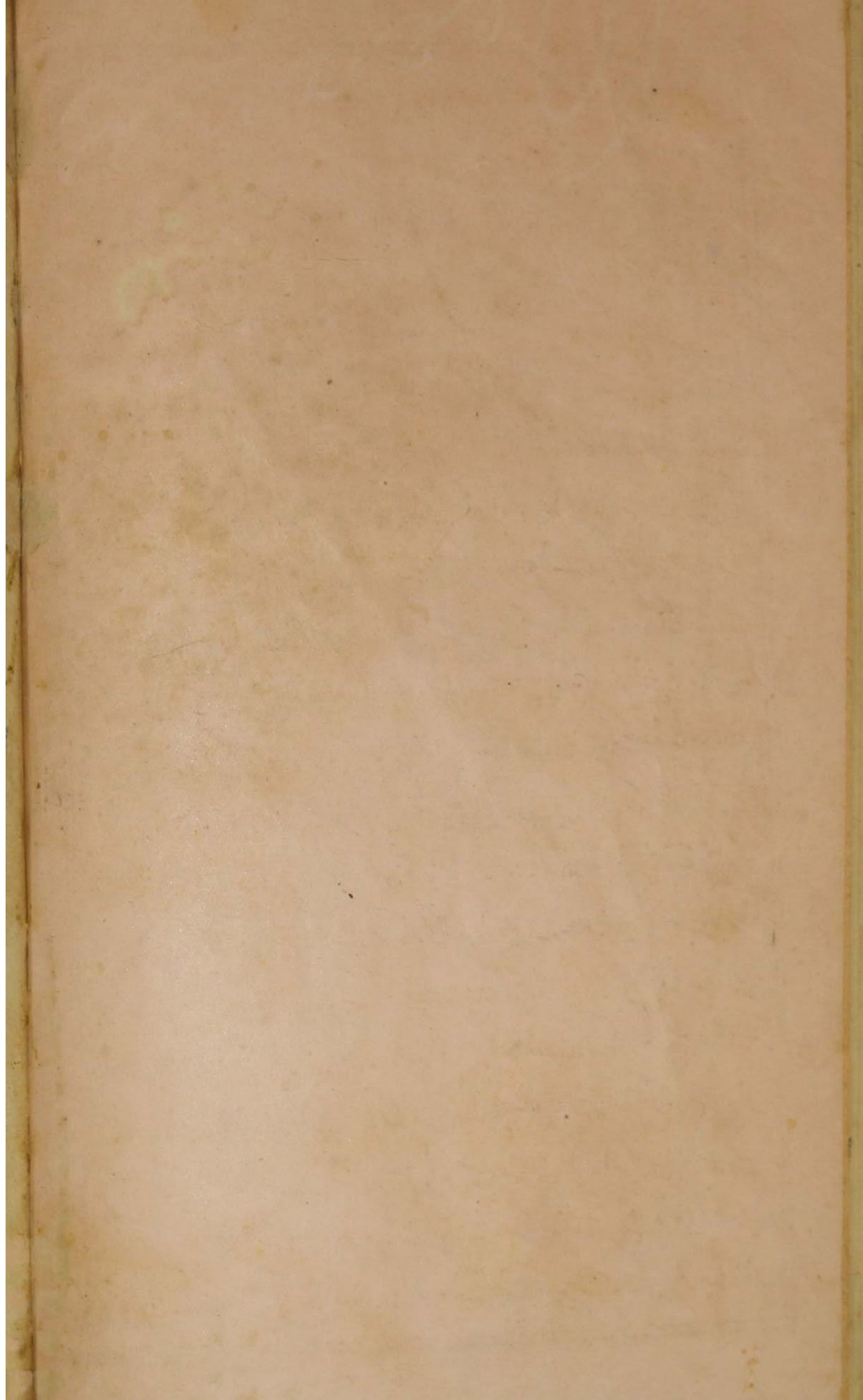
مدرستہ الواعظین لکھنؤ کے طلاب اُن عظیم مراحل کو دیکھتے ہوئے جو انھین تکمیل مدت
مین طے کرنے ہین اسبات کے مستحق ہین کہ جہانتک اُن کے لئے منزل کی تسہیل ممکن
ہو اسمین پہلو تہی نہ کیجائے. اگرچہ اُن کی بلند استعداد اور فاضلیت اس امر کی ہرگز
محتاج نہین کہ زبان عربی کو اردو کرکے اُن کی مدد کیجائے لیکن اسمین کوئی
شک نہین کہ مفید استدلالون کا ذخیرہ ایک جگہ جمع کردینے سے اُنکے لیے
آسانیان پیدا ہوسکتی ہین اور اُن کا وہ وقت عزیز جو اُن مطالب کی تلاش مین
صرف ہوتا بچ کر کسی اور ضروری کام مین کام آسکتا ہے اور یہ ایک کار آمد امداد بھی
چونکہ ان فاضل طلاب کی فرائض سے یہ بھی ہو کہ وہ دین مسیحی کے مقابلہ مین اسلامی
طریقہ کی ترجیح ثابت کرین یا آئین یہود کو باطل ثابت کرکے اسلام کی حقیقت کو
واضح کرین اور اس مطلب کے لیے رسالہ مختصرہ میزان عادل جو علامہ سید رضا
بن حجۃ الاسلام سید محمد مہدی کے تصنیف سے ہے کافی ووافی تھا لہذا مرجع
الانام حجۃ الاسلام ناصر شریعۃ جدہ خیر الانام الکاشف لبنا انوارہ حجب الظلام
المزری باشعۃ افاداتہ البدر التمام البحر الطمطام والبحر السند المقام زین اللیالی
وبہاء الایام عماد المجتہدین الکرام ثمال الزمن جناب مولانا المولوی السید
نجم الحسن صاحب قبلہ ادام اللہ برکاتہ العالیہ نے مجھے اسکے ترجمہ
کرنے کے لیے مامور فرمایا تصنیف تو بہت بڑی چیز ہے لیکن ترجمہ کرنا بھی

میری نظر مین مشکل تھا تاہم امر عالی نے اپنے برکات سے میری تائید کی تا اینکہ یہ ترجمہ تمام ہوا اور مینی اس ترجمہ کا نام **خطاب فاضل** رکھا مین اس ناچیز خدمت کو **انجمن مؤید العلوم** کے لیے نامزد کرتا ہون ؎

گر قبول افتد زہے عز و شرف"

سبط حسن النقوی

منتصف ثانی الربیعین

سنہ ۱۳۴۱ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس خدا کا شکر جس نے اپنے حکم مین کسی کو شریک نہین کیا نہ اُسکی بی بی ہے نہ بچہ اور خدا کا درود و سلام اُسکے پیغمبر خاتم النبیین پر جو اُسکے راہ کا رہبر بنے یعنی محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ و آلہ پر اور اُنکے پاکیزہ آل اور منتخب اصحاب پر۔ مین نے یہ مختصر رسالہ جو اہل کتاب و اہل اسلام کے عقیدون کا فرق بیان کرتا ہے بعض برادران ایمانی کی فرمائش اور علم توحید کی خدمت کے لیے تحریر کیا اور اسکا نام **میزان عادل** رکھا۔

یہ رسالہ تین مقصدون مین منقسم ہے **مقصد اول** مین الوہیت کا بیان ہے **مقصد دوم** مین نبوت کا ذکر ہے **تیسرے مقصد** مین کتب مقدسہ کا تذکرہ ہے خدا سے دعا کرتا ہون کہ وہ مجھے قولی اور عملی لغزشون سے محفوظ رکھے اور اس تصنیف کو اپنے ہی لئے مخصوص سمجھے کیونکہ وہ محسن اور بڑا مہربان ہے۔

چند تنبیھین پہلی تنبیہ یہ ہے کہ جب ہم ان تینون[ع] ملتون مین سے کسی ایک ملت کی طرف کسی عقیدہ کو منسوب کرینگے تو دو مین سے ایک بات نسبت کی صحت کیلئے ضرور ہوگی یا[۱] تو وہ ملت اسبات پر یون متفق ہوگی کہ شاذ و نادر کے سوا کسیکو اسمین اختلاف نہوگا۔ یا[۲] وہ اُنکی کسی کتاب معتبر سے ماخوذ ہوگا۔

ع۔ یہودی۔ نصرانی۔ مسلمان ۱۲ مترجم۔

دوسری تنبیہ یہ ہے کہ دلالت سے مراد ہماری وہ لفظ صریح ہے جسمین تاویل کی گنجائش نہو۔

تیسری تنبیہ یہ ہے کہ ہماری اس کتاب مین جہان کہین خدا یا اُسکے رسولون کی طرف برائیون کی نسبت نظر آئے تو ایسا خیال نکرنا چاہیے کہ ہم نے معاذ اللہ بدتہذیبی کی کیونکہ ہماری غرض تو یہ ہے کہ وہ فریق جس کے عقیدے یا کتاب سے ایسی باتین ثابت ہون وہ مورد الزام قرار پائے۔

چوتھی تنبیہ یہ ہے کہ ہمارا اعتقاد ہے کہ خدا نے توریت جناب موسیٰ پر اور انجیل جناب عیسیٰ پر اور دوسری کتابین اور پیغمبرون پر نازل فرمائین اور وہ سب کی سب مقدس کتابین تھین لیکن وہ کتابین جو آج کل ان نامون سے مشہور ہین یہ وہ نہین ہین جو نازل ہوئی تھین جیسا کہ تیسرے مقصد مین معلوم ہوگا۔

جب کبھی ہم توریت و انجیل کا ذکر سبکی اور استخفاف کیساتھ کرین تو اُس سے مراد ہماری وہی توریت و انجیل ہوگی جو اہل کتاب مین اس نام سے موسوم ہے نہ وہ جو خدا کی طرف سے نازل ہوئی تھین۔

پانچوین تنبیہ مین مصنف نے سفرون کے حوالے دیتے ہوے اپنے مقرر کردہ رموز کے تصریحات بیان کیے ہین لیکن چونکہ ہم نے رموز کو توضیح مطلب مین مخل سمجھا اسلئے ہم نے بجائے رموز ترجمہ مین تصریحات سے کام لیا اور یون ترجمہ تنبیہ پنجم بیفائدہ سمجھکر چھوڑ دیا گیا۔ (مترجم)

رہین قرآنی آیتین اُن کا بیان سورہ کا ذکر اور آیت کا شمار بتا کر کیا جائیگا۔

ع ۵ یہ عبارت مسٹر مصنف نے [illegible] غالباً یہ خیال کرکے نکال دی کہ جہان [illegible] ذکر ان کا [illegible] مقصد سوم مین [illegible] آیتون کا بتانا [illegible] ۔ م

۱۷ مترجم [illegible] لیکن چونکہ تمامی قرآن ان چیزون سے مملو تھا [illegible] سمجھکر چھوڑ دیا

شروع کے پہلے ہم ایک پر فوائد مقدمہ ذکر کرتے ہین۔

پہلا فائدہ عقائد کا علم ایک ایسا علم ہے جس سے انسان کو جاہل رہنا زیبا نہیں کیونکہ جب انسان عاقل کا نشو و نما ہوتا ہے تو وہ لوگون کو دو قسمون پر منقسم دیکھتا ہے ایک وہ قسم جو طبیعت کی طرف منسوب ہو کر طبیعین کہے جاتے ہین دوسرے وہ جو ملت کی طرف منسوب ہو کر ملیین کے لقب سے ملقب ہین۔ پھر وہ ملیین کو اسبات پر متفق پاتا ہے کہ مرنے کے بعد انسان کے لیے ایک دوسرا ابدی عالم درپیش ہے اور صانع عالم کا ایک مخصوص دین ہے جو اسپر عمل کریگا اس دوسرے عالم مین اسکو فائدہ پہونچیگا اور ہمیشہ کے لیے سعادت حاصل ہوگی۔ اور جو شخص اسکے دین کے برخلاف عملدرآمد کریگا وہ ہمیشہ کے لیے شقی اور بدبخت ہوجائیگا ایسے اختلاف کو معلوم کر کے یہ شخص بمقتضاے فطرت اسبات پر مجبور ہوگا کہ وہ بحث و نظر کر کے دو باتون مین سے ایک بات کو طے کرلے یا تو وہ صانع عالم کا یقین کریگا اور ایسی صورتمین اسے لازم ہوگا کہ وہ اسکی مخصوص دین کی شناخت مین کوشش و سعی کرے اور اسکی امتثال احکام مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرے تاکہ عذاب الیم ابدی سے رہا ہو کر نعیم سرمدی سے مشرف ہو اور اگر ایسا اختلاف عظیم دیکھکر اس شخص نے بحث و فحص سے کام نہ لیا تو پھر خطر عظیم سے بچ نہین سکتا۔

دوسرا فائدہ خدا اور اسکے احکام کا پتا الہی کتابون سے نہین ملسکتا کیونکہ ان کتابون کو جبھی خدا کی طرف منسوب کرسکتی ہین جب خدا کا علم پہلے سے موجود ہو اس سے سمجھا جاسکتا ہے کہ خدا کی شناخت اور ان چیزون کی معرفت جو وجود خدا پر مترتب ہین صرف عقل ہی کے ذریعہ سے ہوسکتی ہے۔

تیسرا فائدہ عقل کے احکام دو طرح کے ہوتے ہین ایک مذہبی۔ یہ وہ ہین جن کے

ساتھ حکم کرنے مین عقل کسی واسطہ کی احتیاج نہین رکھتی. اور وہ عقل کے سامنے ویسی ہی نمایان ہین جیسی حواس کے سامنے محسوسات! انمین کسی قسم کا ریب و شک نہین ہوتا۔ ان بدیہیات کو اولیات بھی کہتے ہین۔

دوسرے نظری یہ وہ ہین جن کا اثبات اولیات کے ذریعہ سے کیا جاتا ہے ہم اسمقام پر پانچ بدیہی چیزون سے کام لینا چاہتے ہین اور وہ یہ ہین۔

(۱) کوئی شئے اپنے سے پہلی نہین ہوسکتی (۲) ایسا نہین ہوسکتا کہ کوئی شی کسی شی سے مقدم بھی ہو موخر بھی (۳) وہ برابر چیزین جن کا کوئی ترجیح دینے والا نہو انمین سے ایک بھی موجود نہین ہوسکتی (۴) دو متلازم چیزین اگر ہونگی تو ساتھ ہی ہونگی یہ نہین ہوسکتا کہ ملزوم ہو اور اُسکا لازم نہو (۵) نقیضین کسی ایک مقام مین ایک ہی وقت اور ایک ہی جہت سے نہ جمع ہوسکتی ہین نہ اُٹھ سکتی ہین۔

چوتھا فائدہ وہ صورت جو ذہن مین آئے اگر وہ خارجی وجود کے اعتبار سے دیکھی جائے تو تین حالون سے خالی نہوگی یا تو وہ واجب لذاتہ ہوگی. (واجب لذاتہ اُسے کہتے ہین جس کا وجود عقل کے نزدیک ذاتا لازم ہو اور اُسکا عدم ذاتا ممتنع ہو) اسکو قدم لازم ہے۔ یا وہ صورت ممتنع لذاتہ ہوگی (ممتنع لذاتہ وہ ہے جسکا وجود عقل کے نزدیک اُسکی ذات کو دیکھتے ہوے نہو سکے۔) یعنی عدم اسکا مقتضائے ذات ہو۔ یا وہ صورت ممکن لذاتہ ہوگی (اور ممکن وہ چیز ہے جس کے لیے عقل وجود و عدم دونون کو برابر تجویز کرتی ہو) اُسکو حدوث لازم ہے۔ اسمین کوئی شک نہین کہ ممتنع کی صورت ذہن مین آتی ہے اور اُسکا تصور ہو سکتا ہے جیسے وہ جسم جو کسی مکان مین نہو اور اسمین بھی کلام نہین کہ تیسری قسم (ممکن) بھی عالم محسوسات مین موجود ہے اور وہ دنیا کی تمام چیزین ہین جو انسان کے روبرو ہین. اب جو کچھ اختلاف ہے وہ وجود قسم اول مین ہے۔ یعنی آیا واجب موجود ہے یا نہین

جتنی بحثین آئندہ آئینگی اُن کا دار و مدار اسی پر ہے وہ تمام بحثین تین مقصدون مین ختم ہو جائینگی۔

پہلا مقصد الوہیت مین

پہلا سبق جسے الٰہ کہتے ہین وہ صانع عالم اور قدیم ذاتی اور واجب الوجود لذاتہ ہے گنتی کے لوگون کے علاوہ جتنے عقلا ہین اُن سب نے ایسی ذات کے وجود پر اتفاق کیا ہے کیونکہ صحیح عقلون نے اُسکے وجود کی گواہی دی ہے اور تمام موجودات نے اپنے وجود مین محتاج ہو کر اُسکا پتا بتایا ہے

وجود باری پر استدلال

جس موجود ہستی کا ہم ادراک کر سکتے ہین اور ہمارے حواس اُسے سمجھ سکتے ہین وہ دو حال سے خالی نہین ہے یا وہ عین ہے یا عرض۔ عین سے مراد ہماری اجسام ہین یا اجسام کے اجزا۔ اور عرض سے مراد وہ صفتین ہین جو اجسام یا اجزائے اجسام مین پائی جاتی ہین۔ جتنی چیزون کا اعیان مین شمار ہے وہ سب کی سب حادث ہین کیونکہ وہ کبھی حرکت[1] و سکون سے خالی نہین ہوتین۔ اور یہ دونون حادث ہین اور جو چیز حادث سے الگ[2] نہو سکے وہ بھی حادث ہے۔ رہگئے اعراض (یعنی وہ صفتین جو اجسام مین پائی جاتی ہین) وہ بہی حادث ہین کیونکہ اُن کو محل کی احتیاج ہوتی ہوتی ہے اور حادوث محل کا بیان ہو چکا۔ اور جس چیز کو حادث کی احتیاج

---

[1] حرکت کا حادث ہونا یہی ہے کہ [illegible] کہتے ہین کہ وہ جسم مین [illegible] سکون کے بعد [illegible] اور سکون [illegible] پائی جاتی ہے [illegible] معدوم [illegible] ممکن ذات [illegible] الذات نہ ہوا [illegible] ۱۲

[2] جو چیز حادث سے الگ نہین ہو سکتی وہ حادث کی محتاج ہے اور اگر وہ قدیم ہوتی تو حادث سے مستغنی ہوتی حالانکہ مستغنا خلاف فرض ہے ۱۲ [illegible] ممکن ہے وہ حادث ہے ۱۲ منہ محال ہوتا پس وہ ممکن ہے معدوم ہونا [illegible]

ہو وہ بھی حادث ہے۔ اور جب تمام موجودات کا حدوث ثابت ہو گیا تو یہ بھی معلوم
ہو گیا کہ ایک پیدا کرنے والے کی ضرورت ہے۔ (کیونکہ کوئی بھی عین حدوث سے
خالی نہ ثابت ہوا) پھر اگر ہم اس پیدا کرنے والیکو بھی حادث فرض کریں تو وہ بھی
اسی مجموعۂ حوادث میں شامل ہو جائے گا اور اس تمام مجموعہ کی احتیاج ایک دوسری
موجد کی جانب ثابت ہوگی اور اگر ہم اس موجد کو واجب تسلیم کرینگے تو ہمارا دعوی ثابت
ہو جائے گا۔

دوسرا سبق چونکہ بیان سابق سے معلوم ہو چکا کہ جوہر و عرض دونو حادث ہین اسلئے ایسا موجد جسے ہم خدا مانتے ہین وہ نہ جوہر ہوگا نہ عرض ۔ اور نہ وہ اپنے غیر کا ضد ہوگا کیونکہ ضدیت اُن دو وجودی چیزون مین ہوتی ہی جو یکے بعد دیگرے ایک ہی محل پر آسکین لیکن ایک ہی وقت مین جمع نہو سکین (جیسے سیاہی اور سفیدی) تو اگر خدا کسی کا ضد ہو تو اپنے ضد کے بعد کسی محل مین آسکیگا اور ایسی صورت مین وہ حادث ہوگا ۔ اور نہ اُسمین اور دوسری چیز کے مابین مماثلت ہو سکتی ہی کیونکہ جب دو چیزون مین مماثلت ہوتی ہے تو اُنکے درمیان مین ایک وجہ ضرور ہوتی ہی جسمین وہ دونو مشترک ہوتے ہین اور جس کی وجہ سے مماثلت پیدا ہو سکتی ہے اور ایک اور چیز بھی ضروری ہے جو اُن دونون مین فرق پیدا کرے تا کہ وہ دو رہین اور ایک نہو جائین اسلئے اگر جناب باری اور کسی اور شے مین مماثلت تسلیم کیجائے تو وہ وجہ ممیز (جو اُن دونون مین فرق کرتی ہے) اور وجہ جامع سے مرکب ہوگا اور چونکہ مرکب اپنی اجزا کا محتاج ہوتا ہے اسلئے وہ بھی محتاج ہوگا حالانکہ واجب بالذات ہرگز محتاج نہین ہوتا ۔

تیسرا سبق ان بیانات سے اہل کتاب کے وہ تمام بیانات باطل ثابت ہوتے ہین جو وہ کہتے ہین یا جن کا اُن کی کتابون مین تذکرہ ہی کہ خدا انسان کی صورت ہی یا یہ کہ عہ

عہ تب خدا نے کہا کہ ہم انسان کو اپنی صورت اور اپنی مانند بناوین [illegible] پیدایش باب اول فقرہ ۲۶ [illegible] خدا کی صورت پر [illegible]

[illegible]

اُسکے بال صاف اور ستھرے اُون کی طرح ہین یا یہ کہ اُسکے دو پاؤن ہین جو نیلی عقیق شفاف کے مانند ہین یا یہ کہ اُسکے دونون گوڑون کا فوقانی حصہ چمکدار پیتل کیطرح ہی اور تحتانی حصہ ایسا ہے جیسے دہکتی ہوئی آگ یا یہ کہ اُسکا لباس برف کی طرح سپید ہے یا یہ کہ اُسکے دامن سے ہیکل بھر گئی یا یہ کہ اُسکا منظر ویسا ہی ہو جیسے یشب اور عقیق اور قوس قزح کا ہوتا ہی یا یہ کہ آدم و حوّا نے اُسکی آواز جنت مین چلتے ہوے سنی یا یہ کہ وہ طور سینا کی چوٹی پر اُترا یا یہ کہ وہ ابر مین آیا اور جناب موسیٰ اُسکے پاس ٹھہرے اور اُسکا نام لیکر پکارا تب خدا اُنکے آگے آگے چلا یا یہ کہ اُسنے صیہون کو اپنے رہنے کیلئے پسند کیا یہ تمام باتین ایسی ہین جن سے خدا بلند و برتر ہے۔

لعہ خداوند نے صیہون کو چن لیا اور چاہا کہ وہ اُسکے لیے مسکن ہو باب ۱۳۲ نقرہ سیزدہم زبور۔

چوتھا سبق اسمین شک نہین کہ خدا ہر چیز کو جانتا ہی کیونکہ اُسی نے تمام چیزونکو
بنایا ہے اور بنانا بغیر ارادہ ہو نہین سکتا پھر کیونکر ممکن ہی کہ جو چیز مراد ہو وہ معلوم
نہو اور یہ بھی اُسکا علم ثابت ہی کہ اُسکی بنائی ہوئی چیزین ممکن ہین اور ممکن
جسطرح اپنے وجود مین علت کا محتاج ہی اُسیطرح اپنے باقی رہنے مین محتاج
علت ہی ورنہ ممکن ممکن نہ رہیگا[لہ] بلکہ وہ واجب ہو جائے گا اور یہ محال ہے (کیونکہ
کوئی شئے اپنی حقیقت کو چھوڑ نہین سکتی) اور جب ثابت ہوا کہ تمام چیزین
اپنے باقی رہنے مین اسکی محتاج ہین تو لامحالہ اُسکا علم ہر حال اور ہر زمانہ مین
اُن چیزون پر محیط ہوگا یہ ایک ایسا احاطہ ہوگا جس کے حاصل کرنے مین نہ ترتیب
مقدمات کی ضرورت ہوگی نہ علامتون کی دیکھ بھال کی نہ کسی آلہ کے استعمال کی
کیونکہ ان واسطون کی ضرورت اُن لوگون کو ہوتی ہے جن کے علوم کسبی ہوتے
ہین لیکن خدا کا علم ایسا نہین ہی بلکہ وہ تمام موجودات کا احاطہ یون کئے ہوے
ہے کہ اسپر نہ کوئی چیز مخفی ہے نہ مشتبہ ورنہ وہ اُن کی تدبیر کرنے سے عاجز ہوگا
اور خدا اس سے بلند و برتر ہے۔

پانچوان سبق پہلی باتون پر نظر کرنے سے یہ باتین مخفی نہین رہ سکتین کہ توریت
رائج کے یہ مضامین بالکل غلط ہین کہ خدا نے جب بنی اسرائیل سے اسبات کا
وعدہ کیا کہ مین تمھین فرعون اور اہل مصر کی ذلیل کن باتون سے نجات دونگا

لہ [illegible]

اور مصریون کی ہر نئی اولاد کو برباد کرونگا تو اُن کو حکم دیا کہ وہ نو بچہ ذبح کرکے
اپنے دروازون کو اسکے لہو سے رنگ دین تاکہ یہ لہو خدا کیلئے شناخت کی
علامت ہو اور جب خدا مصر مین آئے تو انھین دروازون کے ذریعہ
سے (دوست دشمن مین امتیاز کرلے جس دروازے پر لہو کا رنگ نظر آئیگا
وہ اُسے چھوڑ دیگا غلط ہونے کی دلیل یہ ہے کہ علامت کی احتیاج اسے
ہوتی ہے جسے اشتباہ کا خوف ہو اور یہ بھی[ع] غلط ہے کہ آدم وحوانے جب خدا
کی آواز سنی تو وہ درخت مین چھپ گئے تب خدا نے آدم کو پکارکے پوچھا
کہ تم کہان ہو اور یہ بھی[ع] کہ خدا نے آدم سے کہا کہ تمکو تمھارے برہنگی کی خبر
کس نے دی کیا تم نے اس درخت سے کھایا جس کے کھانے کو مین نے
تمھین منع کیا تھا یونہین انجیل رائج کا[ع] یہ مضمون غلط ہے کہ خدا کی جہالت
لوگون کی جہالت سے زیادہ محکم تر ہے (کیونکہ اسمین خدا کی جہل کا اثبات ہے)
تذنیب وہ قصۂ آدم جو تکوین کے تیسرے باب مین مذکور ہے اُسکی دیکھنے
سے چند باتین معلوم ہوتی ہین (۱) آدم کو گندم کھانے کی قبل بالکل سمجھ
نہ تھی حتی اینکہ ان کو اپنا برہنہ ہونا معلوم نہ تھا (۲) گیہون کھانیکے بعد آدم

ع اور آدم اور اسکی جورو نے آپکو خداوند خدا کے سامنے سے باغ کے درختون مین چھپایا ۔ تب خداوند خدا نے آدم کو پکارا اور اس سے کہا کہ تو کہان ہے وہ بولا کہ مین نے باغ مین تیری آواز سنی اور ڈرا کیونکہ مین ننگا ہون اسلئے ... تکوین باب ۳ فقرہ ۸ و ۹ و ۱۰

ع اور اس نے کہا کہ تجھے کس نے بتایا کہ تو ننگا ہے ... تکوین باب ۳ فقرہ ۱۱ پیدائش

ع ... رسالہ اول قرنتیون باب ۱ فقرہ ۲۵ ... خدا کی نادانی آدمیون سے زیادہ دانا ہے

ع ... خداوند خدا نے کہا کہ دیکھو انسان نیک و بد کی پہچان مین ہم مین سے ایک کی مانند ہو گیا ... باب سوم فقرہ ۲۲

معرفت مین خدا کے مانند ہوگئے (۳) خدا معرفتون کو برا سمجھتا ہے جبھی تو اُسنے ایسی چیز کے کھانے سے منع کیا تھا جسکا نتیجہ اچھائی اور برائی کی معرفت تھی (۴) جس کو فہم نہو خدا اُسکو بھی تکلیف دیتا ہے (۵) ایک اور درخت بھی ہے اگر کوئی اسکا ثمر کھائے تو ہمیشہ کی زندگی مین خدا کا شریک ہو جائے۔

چھٹا سبق خدا وعدہ خلافی نہین کرتا اگر وعدہ خلافی اُسکے لیے تجویز کیجائے تو خدا کے وعدون کا کوئی اعتبار نہ رہے اور نہ اسکی اطاعت اور فرمانبرداری کیجانب کوئی شئے مرغّب ہو سکی نیز اسلئے بھی وعدہ خلافی اسکے لئے ثابت نہین ہو سکتی کہ وہ قبیح ہے اور جاہل قبح کے سوا کوئی ارتکاب قبیح نہین کرتا یا وہ شخص اسکا ارتکاب کرتا ہے جس کو قبیح کے بجالانے کی احتیاج ہو حالانکہ خدا جہالت اور احتیاج دونون سے بلند ہے۔

ساتوان سبق مضمون سابق سے یہ بات معلوم ہو سکیگی کہ توریت رائج مین یہ مضمون "کہ خدا نے عالی کاہن[ع۵] سے اسبات کا وعدہ کیا کہ کہانت اسکی ذریت مین ہمیشہ باقی رکھیگا پھر اُسکے بعد کہانت اسکی ذریت سے نکال کر دوسرون[ع۶] کو دیدی" بالکل غلط ہے یونہین یہ بھی باطل ہے کہ شاؤل سے خدا نے وعدہ کیا کہ تمھاری سلطنت ہمیشہ باقی رہیگی پھر اس سے موںھ پھیر لیا اور بادشاہت اورون کو دیدی۔

ع۵ [illegible] ... اور تیرے باپ کا گھرانا ... ابد تک ... میرے حضور ... [illegible]

ع۶ صموئیل اول باب ۲ ... [illegible] ... کیونکہ جو میری عزت کرتے ہین مین اُنکی عزت ... [illegible] ... خداوند ... [illegible]

[illegible] سلطنت ... [illegible]

آٹھوان سبق خدا حکیم ہے وہ کوئی فعل بلا فائدہ نہین کرتا کیونکہ عبث قبیح ہی اور خدا کے علم محیط سے اسکا قبیح ہونا باہر نہین اور ایسی چیز کے ارتکاب کی ضرورت و احتیاج بھی نہین کیونکہ وہ ہر شے سے مستغنی ہی اور چونکہ وہ عالم بھی ہے اور حکیم بھی اسلیئے کسی فعل پر پشیمان ہونا محال ہی کیونکہ ندامت ایسیہی افعال پر ہوتی ہی جنکا ارتکاب انجام کی لاعلمی کیوجہ سے ہوتا ہے یا اُن کی ارتکاب کی احتیاج ہوتی ہے یا بطریق عبث کوئی بات کی تھی پھر جب انجام کا علم حاصل ہو یا احتیاج نہ رہے یا نادانی پر عقل غالب آئے تو ندامت کا موقع پیش آتا ہی اور انسان یون تاسف کرتا ہی کہ کاش ایسا فعل مجھسے سرزد نہوتا حالانکہ خدا علیم ہے پھر کسی چیز سے یہ حالت کیون ہوگی اور وہ غنی بھی ہی پھر کسی شئے کی احتیاج کیون ہوگی اور وہ حکیم بھی ہے پھر عبث کیون کرے گا۔

نوان سبق آٹھوین سبق کے مضمون سے توریت رائج کا یہ مضمون غلط ثابت ہوتا ہی کہ خدا عہ انسان کو بناکر پچھتایا اور شاؤل عہ کو بادشاہ بناکر نادم ہوا کیونکہ اُسنے اپنے وعدے کے خلاف کیا اور اپنی بات پوری نہ کی۔

دسوان سبق جس طرح خدا اپنے مخلوقات سے مشابہ نہین ویسی ہی اُس کے صفات بھی مخلوقین کے صفات سے بلند و برتر ہین تو لامحالہ اسکا علم و قدرت و قوت وغیرہ علم و قدرت و قوت مخلوقات سے مشابہ نہین ہی کیونکہ اس کی صفات قدیم بھی ہین واجب بھی (کیونکہ مرجع صفات ذات ہی) اور مخلوقین کے صفات حادث بھی ہین اور ممکن بھی۔

عہ خداوند زمین پر انسان کے پیدا کرنے سے پچھتایا اور نہایت دلگیر ہوا پیدائش باب ۶ فقرہ ۶

عہ خداوند کا کلام سموئیل پر نازل ہوا کہ مجھے افسوس ہے کہ میں نے ساؤل کو بادشاہ ہونے کے لئے قائم کیا کیونکہ وہ میری پیروی سے پھر گیا ہے سموئیل اول باب ۱۵ فقرہ ۱۰ و ۱۱

گیارہوان سبق مضمون سابق سے توریت رائج کا یہ مضمون غلط ثابت ہوتا ہی کہ خدا یعقوب عم سے شب بھر کشتی لڑتا رہا یہانتک کہ صبح ہو گئی جب اُس نے دیکھا کہ وہ یعقوب پر غالب نہین آتا تو اُسنے یعقوب کی ران پر اس زور سے مارا کہ ان کا کولا اتر گیا اور کہا کہ بس اب مجھے چھوڑ دو کیونکہ صبح ہو گئی ہے یعقوب نے کہا کہ مین اُسوقت تک نہ چھوڑونگا جب تک تو مجھے برکت نہ دیگا۔

بارہوان سبق اسمین کوئی شک نہین کہ خدا ایک ہے۔ اُسکا کوئی شریک نہین ہی کیونکہ اگر اُسکا کوئی شریک ہوتا تو وجوب وجود مین دونو مشترک ہوتے اور کوئی چیز ایسی بھی ہوتی جو دونو مین تفرقہ کرتی ورنہ تعدد باطل ہوگا۔ اور جب مشترک اور ممیز دونون ہونگے تو واجب مرکب ہوگا اور جب مرکب ہوگا تو اپنے اجزا کا محتاج ہوگا حالانکہ واجب لذاتہ محتاج نہین ہوتا نیز اس دلیل سے بھی نفی شریک ہو سکتی ہی کہ اگر جسم معین کی حرکت دینے کا خدا ارادہ کرے تو یا اُس کا شریک اُسکے ارادے کے بعد اس جسم کے ساکن کرنیکا ارادہ نہ کر سکیگا یا کر سکیگا اگر ارادہ نہ کر سکیگا تو لامحالہ شریک مغلوب ہوگا اور خدا کا ارادہ اُسکے ارادے کو دبا دیگا تو ایسا شریک مخلوق ہوگا نہ خالق۔ اور اگر وہ اس جسم کے ساکن کرنیکا ارادہ کر سکیگا تو تین باتون مین سے کوئی ایک بات ضرور پائی جائیگی (۱) یا دونون ارادے نافذ ہونگے (ارادہ متحرک حرکت دیگا اور ارادہ مسکن سکون پیدا کریگا) یہ محال ہے کیونکہ کسی جسم مین اجتماع حرکت و سکون غیر معقول اور ناممکن ہی۔ (۲) یا دونون مین سے کسیکا ارادہ نافذ نہوگا یہ بھی غیر معقول ہی کیونکہ ناممکن ہی کہ جسم کسی وقت حرکت و سکون دونون سے خالی ہو۔

(۲) یا یہ کہ ایک کا ارادہ نافذ ہوگا اور دوسرے کا ارادہ نافذ نہوگا یہ صورت ممکن ہے
لیکن جس کا ارادہ نافذ ہوگا وہی خدا ہے اور جس کا ارادہ نافذ نہیں ہو سکتا وہ
شریک نہیں ہو سکتا بلکہ مخلوق عاجز ہوگا۔

تیرہوان سبق اس بیان سے معلوم ہوا کہ عقیدۂ نصاری اجو اُن کا مخصوص
عقیدہ ہی کہ خدا تین اقنیموں سے مرکب ہے (۱) باپ (۲) بیٹا (۳) روح قدس
اور یہ تینوں ایک ہین باطل ہے اور ہم اُن سے یہ سوالات کرین گے جو ذیل
مین مذکور ہین (۱) ایک[عه] کے تین ہونے اور تین کے ایک ہونے کے کیا معنی ہین
(۲) کیا جائز ہے کہ انبیا اور مرسلین تثلیث سے جاہل ہون اور وہ اپنے رب کو نہ پہچانین
کیونکہ انھون نے تثلیث کا ذکر نہ صراحۃً کیا ہے نہ اشارۃً۔ (۳) یہ عقیدہ کہان سے
لیا گیا۔ کیا جناب عیسیٰ[عه] کے اس قول سے جو اُنھون نے خدا سے خطاب کر کے
کہا تھا کہ "زندگی جاودانی تیری معرفت ہی تو فقط خدائے حقیقی ہے اور یسوع مسیح
تیرا پیغمبر ہے۔ یا جناب عیسیٰ کے اُس قول سے ماخوذ ہی جو آپ نے اس کاتب سے
کہا تھا جس نے آپ سے یہ پوچھا تھا کہ سب مین اول کون سی وصیت ہی۔ تب آپ نے
فرمایا کہ اے اسرائیل سن "پہلی وصیت یہ ہو کہ ہمارا رب ہمارا اِلٰہ ہی اور وہ ایک
ہی ہے۔ یا جناب عیسیٰ[عه] کے اُس قول سے ماخوذ ہی جو بہ سبیل انکار آپ نے اس
شخص سے کہا تھا جس نے آپ کو معلم صالح کہکے پکارا تھا "مجھے کیون صالح

کہکے پکارتا ہو صالح تو ایک ہی ہو اور وہ اللہ ہے۔ یا جناب عیسیٰ کے اُس قول سے ماخوذ ہے جو آپنے مریم مجدلیتہ سے فرمایا تھا کہ میری بہنون سے جاکر کہو کر مین تمھارے اور اپنے باپ اور تمھارے خدا اور اپنے خدا کی طرف جاتا ہون۔ یا آپ کے اس قول سے ماخوذ ہو کہ ایلی ایلی لما سبقتانے یعنی اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیون چھوڑ دیا۔ یا یہ عقیدہ جناب عیسیٰ کے نماز پڑہنے اور تضرع و استغاثہ کرنے سے سمجھا گیا جو آپ درگاہ باری مین کیا کرتے تھے تاکہ وہ اُن سے سولی کی بلا کو دفع کرے یا جناب عیسیٰ کے اس قول سے ماخوذ ہو "کہ اے باپ اگر ممکن ہو تو اس جام کو مجھ سے پھیر دے ہوگا وہی جو تو چاہیگا نہ وہ کہ جو مین چاہون گا" اسیطرح بہت سے آپکے افعال و اقوال ہین جو صاف صاف جناب عیسیٰ کی مخلوقیت اور جناب باری کی الوہیت پر دال ہین۔

تنبیہ نصاریٰ نے اپنے مطلوب کے ثابت کرنیکے لئے چند ضعیف وجہین بیان کی ہین جن کو نمونہ کے طور پر ہم بیان کرتے ہین تاکہ معلوم ہو کہ نصاریٰ اپنے ایسے مہتم بالشان عقیدون کو کس طرح کی دلیلون سے ثابت کرتے ہین۔

پہلی دلیل یہ ہے کہ چارون انجیلون مین جناب عیسیٰ کو خدا کا بیٹا کہا گیا ہو اور اللہ کو اُن کا باپ کہا گیا ہے اسکا مقتضے یہ ہو کہ مسیح بھی الہ ہون۔ کیونکہ الہ کا فرزند بھی الہ ہوگا۔ لیکن اس دلیل کا فساد ظاہر ہے کیونکہ اور انبیا کے باب مین بھی اسی قسم کے کلمات وارد ہین بلکہ عام اہل صلاح کے لئے بھی اسطرح کے کلمات استعمال

کئے گئے ہین جیسا کہ عہد نامۂ قدیم اور جدید دونون مین کثرت سے اسکی مثالین موجود
ہین بلکہ پولس نے تو اسکے لئے اپنے اُس رسالت مین جو اہل رومیہ کی طرف کی تھی
ایک قاعدۂ کلیہ بنایا ہے وہ یہ کہتا تھا" اسلئے کہ جو لوگ روح اللہ کے مطیع ہین وہ سب کے
سب خدا[ع] کے فرزند ہین۔ نیز جناب عیسیٰ کی یہ عادت تھی کہ وہ اپنی ذات کو فرزند
انسان[ع] کہتے تھے تو لامحالہ ابن اللہ کہنا مجاز ہوگا۔

دوسری دلیل وہ ہے جس کا تذکرہ انجیل مین ہی کہ جناب عیسیٰ نے کہا" مین اور
باپ[ف] ایک ہی ہین اور یوحنا کی پہلی رسالت مین ہی کہ جو لوگ آسمان مین شاہد[ع] ہین
وہ تین ہین باپ[ف] اور کلمہ[ف] اور روح القدس[ع] اور یہ تینون ایک ہی ہین۔ اور چونکہ
جناب عیسیٰ نے خدا کے ساتھ اپنا اتحاد بیان کیا ہے لہذا وہ بھی الہ ہونگے۔

یہ دلیل بھی فاسد ہی کیونکہ اسطرح کی باتین حوارین کے لئے بھی کہی گئی ہین چنانچہ
منجملہ مقولات جناب عیسیٰ یہ بھی ہے" تا کہ سب[ع] ایک ہوجائین جیسا کہ تو ای باپ
مجھ مین ہی اور مین تجھ مین ہون تا کہ وہ بھی ایک ہوجائین اور ہم سے متحد ہوجائین
تا کہ عالم اسبات پر ایمان لائے کہ تو نے مجھے اپنا رسول بنا کر بھیجا ہی" اور معلوم ہی

ہی کہ وہ سب ایک نہین ہین لہذا تاویل کلام کی ضرورت ہے اور یون وحدت کی تاویل
کرنی چاہیئے کہ اُن کی اقوال اور اونکی دعوتین ایک ہی ہون (جو تری اواز ہو وہ میری
آواز ہو اور جو میری آواز ہو وہ اُن کی آواز ہو) کیونکہ اگر دعوتین اور اقوال مختلف ہونگے
تو اُن کا اختلاف اسبات کا پتا دیگا کہ اُن مین سے بعض جھوٹی ہین پھر ایسی صورت
مین وہ مقصود کیونکر حاصل ہوگا جو چاہتے ہین کہ کل عالم میری رسالت پر ایمان لائے
اور اسبات کا یقین کرے کہ مین خدا کا بھیجا ہوا رسول ہون - یہ ہین وہ اتحاد جو جناب
عیسیٰ نے خدا سے ظاہر کیا ہے اُس سے بھی مراد یہی ہوگی کہ اُن کی دعوت ارادۂ
خدا کے مطابق ہے جیسا کہ تمام انبیا کی شان یہی ہی -

الوہیت جناب عیسیٰ پر نصاریٰ کی تیسری دلیل یہ ہے کہ وہ بغیر باپ کے
پیدا ہوئے لیکن یہ عجیب و غریب استدلال ہے کیونکہ اس دلیل کا مقتضا یہ ہی کہ آدم ع
بدرجۂ اولیٰ خدا تسلیم کئے جائین اسلئے کہ وہان مان بھی نہین ہی یہ ہین ملکی صادق
بھی زیادہ سزاوار ہے کیونکہ اُسکے باب مین وارد ہوا ہے کہ اُسکی نہ مان ہے نہ باپ
نہ اُسکی وجود کی ابتدا ہے نہ اس کی زندگی کے لئے کوئی انتہا ہے -

چوتھی دلیل اُنکی اس مطلب پر یہ ہے کہ اُنھون نے مردے زندہ کئے - اس سے
بھی اُن کی الوہیت نہین ثابت ہوتی اول اس سبب سے کہ معجزہ خارق عادت ہی کا
نام ہے اور خارق عادت جو امور ہین اُن مین باعتبار خارق عادت ہونے کی کوئی
تفرقہ نہین ہی چاہے وہ مردے کا زندہ کرنا ہو یا لکڑی کا اژدہا بنانا ہو یا پانی کا خون
کر دینا ہو جیسا کہ جناب موسیٰ نے یہ معجزات دکھلائے - دوسرے یہ کہ اگر احیائے
موتی ہی کی جہت سے کسی کی الوہیت تسلیم کیجائے تو جناب حزقیل پیغمبر ع نے بنی اسرائیل

ع یہ بے باپ بے مان بے نسب نامہ جس کی نہ دنون کا شروع نہ زندگی کا آخر عبرانیون کا باب ہفتم فقرہ سوم

ع یہ قصہ کتاب حزقیل باب ۳۷ سے شروع ہوتا ہے ۱۲

کی مقتولین کی ایک بڑی فوج کو زندہ کیا تھا حالانکہ وہ اتنی مدت کی مردہ تھی کہ اُن کی ہڈیان بالکل بوسیدہ ہوگئی تھین۔ یونہین ایلیاؑ نے بھی مردہ زندہ کیا تھا اور جناب الیسعؑ نے بھی یہ اعجاز دکھلایا تھا اور مسیحؑ کے لئے تو ایسا اتفاق ہوا کہ جب وہ مرنے کے بعد قبر مین اتارے گئے اور اُن کا جسم الیسع کی ہڈیون سے مس ہوا تو وہ فوراً زندہ ہوکر کھڑی ہوگئی پھر اگر اس معجزہ کا ظاہر ہونا صاحب معجزہ کی الوہیت کی دلیل ہو تو ان سب کی الوہیت تسلیم کرنی چاہیئے اور اسلئے بھی کہ جب جناب عیسیٰ سے یہ چاہا گیا کہ وہ مُردہ کو زندہ کرین تو اُنھون نے آسمان کی طرف آنکھ اٹھاکر کہا کہ اے باپ مین تیرا شکر ادا کرتا ہون کہ تو نے میری بات سنی اور مین جانتا ہون کہ تو ہر وقت میری بات سنتا ہے لیکن مین اس گروہ کے لیے جو اسوقت کھڑا ہوا ہے چاہتا ہون کہ یہ اسبات پر ایمان لائین کہ تو نے اُن کی طرف مجھکو اپنا رسول بناکر بھیجا ہے۔ جب یہ کہہ چکے تو بڑی آواز سے عازر کو آواز دی کہ باہر آ۔ اس آواز کے ساتھ ہی عازر باہر آگیا۔ اس اعجاز دکھلانے کے وقت جو تضرع وزاری درگاہ باری مین جناب عیسیٰ نے کی ہے (اور یہ کلام صریح کہ مین تجھسے اظہار معجزہ چاہتا ہون تو اسلئے کہ یہ لوگ میری رسالت پر ایمان لائین) وہ اسبات پر دلیل ہے کہ جناب عیسیٰ مخلوق خدا تھے اور خود اپنی مخلوقیت اور احتیاج کے معترف تھے۔ خدا لوگون کی توصیف وثنا سے بزرگ

ہی. اور اُسکے رسولون پر سلام اور خدا کیلئے تمام ستائش سزاوار ہے ۔

دوسرا مقصد نبوت مین

حکیم مطلق کی حکمت کا مقتضی یہ ہی کہ وہ رسولون کو بھیجے اور شریعتون کو معین فرماوے
اسلیئے کہ لوگون کو ایسی باتون کا تعلیم دینا جو اُن کو دنیا و آخرت مین مفید ہو عقل کی
نظر مین بہتر ہے اور خود عقل مین اتنی قوت موجود نہین جو ان باتون کی تعلیم کی ذمہ دار
ہو سکے کیونکہ عقل کبھی تو کسی چیز کی بہتری کا حکم دیتی ہی جیسے وہ سچائی جو نفع رسان ہو
اور کبھی کسی شے کی بدی کا حکم کرتی ہے جیسے وہ دروغ جو مضرت رسان ہو لیکن کبھی
وہ اپنی حکومت سے خاموشی اختیار کر لیتی ہی مثلاً جب اُس کے سامنے مسئلہ کذب
لانفع پیش کیا جائے تو اُس کو نہ وہ اچھا کہتی ہی نہ برا۔ معلوم ہوا کہ ہر چیز عقل کے
ذریعہ سے نہین معلوم ہوتی جبتک جناب باری خاص ذریعون سے تعلیم نہ دے
اور جب لوگون کو اُن کی مصلحتون کی تعلیم نظر عقل مین مستحسن معلوم ہوئی تو اُسکا ترک کرنا
باوصف قدرت قبیح اور برا ہوگا اور ذات جناب باری تمام بری باتون سے
برتر اور پاک ہی۔ اسلیئے اُسے شریعتون کا معین کرنا اور رسولون کا بھیجنا لازم ہوگا
شریعت وہ قانون الٰہی ہی جو اچھی چیز کو مباح یا واجب بتاتی ہے اور بُری چیز و ن
سے روکتی ہے ۔

پہلا سبق نبوت خدائی سفارت کا نام ہی جس کا فائدہ یہ ہی کہ وہ الٰہی احکام کو
بتائے اور اُن کو نہ مٹنے دے نہ بدلنے دے ۔ اسلیئے وہ ایک عظیم عہدہ اور
بڑا منصب ہے۔ جب تک خدا کسی بندہ کو بالخصوص اسی منصب کے لیے استحقاق
دیکھکر منتخب نہ فرمائے اُسوقت تک کسیکو حاصل نہین ہو سکتا لہٰذا اس منصب پر
چوری یا دھوکے سے قبضہ نہین ہو سکتا۔ اور نہ صاحب نبوت سان ذریعون سے

بنشیع تحقیقین[عہ] جن سے معاذ اللہ جناب داؤد نے زنا کی تھی یوہین یہ بھی غلط ثابت
ہوا کہ یہوذا ابن یعقوب نے کنتہ سامار سے زنا کی تب فارص اور زارح پیدا ہوے
جو زنا زادے تھے اور داود اس سلسلہ کی دسوین پشت مین تھی کیونکہ نسب
جناب داود کا سلسلہ یون ہے " داود بن یسّی بن عوبید بن بوعز بن سلمون بن نخشو
بن عمینا داب بن رام بن حصروم بن فارص۔

پانچوان سبق پیغمبر کبھی زنا نہین کرتا کیونکہ زنا ایک مہلک گناہ ہے وہ بندہ کو
خدا سے دور کرتا ہے اور جب خدا کے علم مین کوئی شخص ایسا گناہ کرتا ہے تو
پھر کیونکر ممکن ہے کہ خدا اُسکو عہدہ نبوت دینی کیلیے منتخب فرمائی۔ نیز یہ بھی
خیال کرنے کی بات ہے کہ جو شخص زنا ایسے بڑے گناہ کو عمل مین لادے وہ
جھوٹ سے کیونکر احتراز کرے گا اور جب جھوٹ بولنا اس سے بعید نہوگا تو
ایسے شخص کی تبلیغ رسالت پر اعتبار کیونکر ہو سکیگا اور جب اعتبار نہوگا تو ایسے
شخص کی رسالت لغو ہوگی۔

چھٹا سبق مضمون سابق پر نظر کرکے توریت رائج کا یہ مضمون باطل ثابت
ہوگا کہ اُن کی خیال مین معاذ اللہ لوط نے شراب پی کر اپنی دونون لڑکیون سے
زنا کی اور اون کی بطن سے مواب اور ابن عمی پیدا ہوے اور داود نے العیاذ

[illegible] لعت باب سوم فقرہ ۵ [illegible] ایضاً انجیل متی باب اول فقرہ سیوم تا فقرہ ۵ [illegible]

باللہ بتسبع سے زناکی جو اوریا کی بی بی تھین۔ پھر داؤد نے چاہا کہ اوریا اپنی بی بی سے ہم بستر ہو تاکہ حمل چھپ جاوے مگر اوریا نے اسباط سے انکار کیا اور اُسنے برادران مجاہدین کی غمخواری اور ساتھ دینے کیلئے زندگی کے عیش و نشاط سے کنارہ کشی کی جب داؤد نے دیکھا کہ یہ انکار ہی کرتا ہے اور اُنکو اپنی رسوائی کا خوف ہوا تو اوریا کو ایک شدید مہم پر بھیجدیا جہان وہ قتل ہوگیا یہ قصہ اور اس قصہ کے مابعد جو کچھ ہے وہ سفر صموئیل ثانی کے ۱۲ اور ۱۳ اور ۱۶ اصفحہ پر مذکور ہے۔

اس قصہ مین جناب داؤد کو فقط زانی ہی نہین کہا بلکہ چند اور باتین جو کسی پیغمبر کی طرف منسوب نہین ہوسکتین جناب داؤد علیہ السلام کی طرف منسوب کردین۔

(۱) اُس عورت کے ساتھ زنا کی نسبت دی ہے جو جناب داؤد کی سردار لشکر کی بی بی ہے۔

(۲) ایسے ناصح سردار کو مکر و حیلہ سے قتل کرادینا (۳) چند مقام پر بیعزتی اور بےحمیتی کی نسبت دی ہے۔ (۱) جب[۱] معاذاللہ داؤد نے بتسبع سے زنا کی تو جو زنا زادہ لڑکا اُس سے پیدا ہوا وہ بیمار ہوگیا داؤد اسوقت خدا کی بارگاہ مین نہایت تضرع و زاری سے دعا مانگتی تھی کہ خدا اسے شفا دے۔

امنون بن داؤد نے اپنے بھائی ابیسالوم[۱] کی بہن جن کا نام تامار[۲] تھا زنا کی۔ جب ابیسالوم کو معلوم ہوا تو اُسنے اس عمل کے پاداش مین امنون کو قتل کرڈالا داؤد کو بجائے اسکے کہ اسباط کی خوشی ہوتی کہ ایسا خبیث جس نے اپنی بہن سے زنا کیا مارڈالا گیا رنج ہوا اور ایسا رنج ہوا کہ اسکے غم مین بہت دنون روئے۔

۱؎ [illegible]

۲؎ مترجم ع [illegible] صموئیل باب دوازدہم [illegible] میں مذکور ہے ۱۲ [illegible] تمام قصہ باب [illegible] صموئیل باب سیزدہم میں مذکور ہے [illegible]

(۳) ابشالوم نے ایک مرتبہ اپنے باپ کی لونڈیون سے زنا کیا اور باپ کی
بےحرمتی کی جب وہ قتل کر ڈالے گئے تو اسطرح کار دزار روئے جیسے کوئی مجنون
ہوجاتا ہے کیونکہ انکا نوحہ تھا اے بٹیا ابشالوم اے بٹیا اے بٹیا کاش تیرے عوض
مین مرجاتا اے ابشالوم اے بٹیا اے بٹیا یہ نوحہ کرتے جاتے تھے اور راہ چلتے
جاتے تھے۔

ساتوان سبق پیغمبر کبھی شراب نہین پیتا کیونکہ وہ عقل ایسی چیز (جو خدا کی عطا کی ہوئی
چیزون مین سب سے زیادہ اشرف اور بہتر ہے اور وہی انسان کو اور جانورون سے
ممتاز کرتی ہے) کو زائل کر دیتی ہی لہذا عقلمند اپنے نفس کے لئے ایسی خصلت نہین
اختیار کرتا جو اسی برائی مین بے شعوری کیوجہ سے ڈال دی۔ پھر کیونکر ہو سکتا ہے
کہ شراب پینے والے کو خدا نبوت ایسی عظیم عہدے کیلئے منتخب کرے ایسے شخص سے
تبلیغ مین سچائی کی کیا امید ہوسکتی ہے اور وہ جھوٹ سے کیونکر بچ سکتا ہی۔

آٹھوان سبق ساتوین سبق کے معلوم ہونے کے بعد توریت رائج کا یہ مضمون
یقینا باطل ہے کہ جناب نوح علیہ السلام نے العیاذ باللہ شراب پی اور اتنی پی کہ
جامہ سے باہر ہو گئے اور جناب لوط نے معاذ اللہ شراب پی اور نشہ کی حالت یہ
ہوئی کہ دو نو بیٹیون کے ساتھ زنا کی اور انکو معلوم نہوا کہ انھون نے کیا کیا۔ اور
اسحٰق جو انبیا کے باپ تھے انھون نے العیاذ باللہ شراب پی اور اپنے بیٹے یعقوب کو

سہارکی دی۔ یوہین انجیل رائج کی وہ شراب خواری کی نسبت بھی باطل ہی جو اُسنے [ع۵]
جناب عیسیٰ کی طرف دی ہی کیونکہ اسمین یہ مضمون ہی کہ جناب عیسیٰ نے بنی اسرائیل
کو جھڑکتے ہوئے فرمایا" کہ یوحنا سے معمدان آیا جو نہ روٹی کھاتا نہ پانی پیتا تھا تو
تو تم نے اسے شیطان بتایا پھر انسان کا بیٹا آیا جو کھاتا پیتا ہی تو تم نے کہا کہ بڑا کھانیوالا
اور شراب پینے والا انسان ہے۔

نوان سبق پیغمبر نہ نبوت کے پہلے جھوٹ بولتا ہی نہ بعد نبوت دروغ گو ہوتا ہی اس
معاملہ مین تبلیغی باتین اور غیر تبلیغی باتین سب یکسان ہین۔

دسوان سبق جب مضمون مذکور صحیح اور یقینی ہی تو توریت رائج کا یہ مضمون غلط
ہی کہ وہ پیغمبر سن رسیدہ جو ایل کے گھر مین سکونت پذیر تھا اسنے ایک مرد خدا
سے اُسوقت جھوٹ بولا جب اُسنے اُسکے ساتھ پلٹنے اور اُسکے گھر مین اُسکے
ساتھ کھانے پینے سے انکار کیا تھا کیونکہ خدا نے اُسکو پلٹنے سے منع کیا تھا
تو اُس نے اُس سے یون کہا" مین بھی تمھاری طرح نبی ہون لیکن مجھ پر یہ وحی ہوئی
ہی کہ مین تمھین لیکر پلٹون تا کہ تم کھاؤ اور پیو اور یون انھون نے جھوٹ کا ارتکاب کیا

ع۵ کیونکہ یوحنا کھاتا پیتا نہیں آیا اور وہ کہتے ہین [illegible] ... آیا جو نہ روٹی کھاتا تھا اور نہ مے پیتا تھا اور تم کہتے ہو [illegible] ... انجیل [illegible]

اور یوہین عث مرد خدا الیسع نے بنہدد بادشاہ ارام سے جھوٹ بولا جب اُس نے اُنکے پاس حزائیل کو یہ دریافت کرنے کی لیے بھیجا کہ بادشاہ کو شفا ہوگی یا وہ مرجائیگا تب اُنھون نے اس سے تو کہدیا کہ اس سے کہدینا کہ شفا ہوجائے گی لیکن خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ مرجائیگا ۔

گیارہوان سبق پیغمبر نہ مشرک ہوتا ہی نہ مشرک کی مدد کرتا ہے نہ شرک سے راضی ہوتا ہے کیونکہ سب سے زیادہ مہتم بالشان جس کیلئے انبیا بھیجے گئے یہی بات تھی کہ وہ لوگون کو خدا کی توحید کیجانب دعوت دین اور ان کو شرک سے روکین پھر کیونکر یہ بات عقل مین آسکتی ہی کہ عہدۂ نبوت کیلئے ایسے شخص کو منتخب کرے جو شرک مین مبتلا ہو یا شرک پر اپنی خوشی ظاہر کرے خدا ایسی باتون سے بہت بلند ہی ۔

بارہوان سبق توریت رائج کا یہ مضمون کیونکہ صحیح ہو سکتا ہے کہ جب جناب موسیٰ نے میقات خدا کے لیے غیبت اختیار کی تو جناب ہارون نے گوسالہ کو خدا بنایا اور اُسکے سامنے قربانی کی جگہ بنائی اور بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ قربانیان کرکے اس سے تقرب حاصل کر دیوہین یہ مضمون بھی غلط ہے ۔

کہ سلیمان بن داؤد علیہما السلام بھی ایسے خداؤن کی طرف مائل ہوئے اور اُنکے
لئے بلند مقامات بنائے ۔

تیرہوان سبق کسی پیغمبر کی نبوت یون ثابت ہوتی ہے کہ وہ پیغمبری کا دعویٰ
کرے اور معجزہ دکھائے **معجزہ** اُس خلاف عادت بات کا نام ہے جو دعوی
پیغمبر کے مطابق اور تحدی سمیت ہو (یعنی وہ اسبات کا دعویٰ کرے کہ
میرے سوا تم مین سے ایسا کوئی شخص نہین کر سکتا) اور وہ اورون سے
نہو سکے. خلاف عادت کی شرط اسلئے ہے کہ موافق عادت باتین تو ہر ایک سے
ہوتی رہتی ہین اُسمین نبی کے لئے کوئی ایسی خصوصیت نہو گی جو اُسے اورون
سے ممتاز کرے ۔ مطابقت دعوی کی شرط اسلئے کہ اگر دعوی کے خلاف
ظاہر ہوا مثلاً اگر اُسنے دعویٰ کیا کہ مین آشوب چشم والے شخص کو اپنے تھوک سے
اچھا کر دونگا اور اسکی آنکھ صحیح ہونیکے عوض جاتی رہے اور وہ نابینا ہو جائے
تو یہ ایسے شخص کے جھوٹے ہونے کی دلیل ہوگی ۔ تحدی کی ضرورت اسلئے ہے
تا کہ کوئی جھوٹا ایسا دعویٰ نکرے اسلئے کہ اُسے خوف ہوگا کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی
اور شخص بھی ایسا ہی کر دکھائے تو رسوائی کا سامنا ہو کیونکہ اگر کسی شخص سے لوگون

عہد [illegible] سلیمان بادشاہ بہت سی اجنبی عورتون کو [illegible] فرعون کی بیٹی کے سوا [illegible] موآبی عمونی ادومی صیدانی اور حتی عورتون کو [illegible] اُن قومون [illegible] جنکی بابت خداوند نے بنی اسرائیل سے کہا تھا کہ تم [illegible] وہ یقیناً تمہارے دلون کو اپنے معبودون کی طرف مائل کرینگی [illegible] سلیمان اُنکے عشق مین [illegible]

اور [illegible] جب سلیمان بوڑھا ہوا تو اُسکی جوروؤن نے اُسکے دل کو غیر معبودون کی طرف مائل کیا اور اُسکا دل خداوند اپنے خدا کی طرف کامل نہ تھا جیسا کہ اُسکے باپ داؤد کا دل تھا سو سلیمان نے صیدانیون کی دیبی عستارات اور بنی عمون کی نفرتی ملکوم کی پیروی کی اور سلیمان نے خداوند کی نظرون مین بدی کی اور راستی سے خداوند کی پوری پیروی نہ کی جیسا اُسکے باپ داؤد نے کی چنانچہ سلیمان نے موآبیون کی نفرتی کموس کیلئے اُس پہاڑ پر جو یروشلم کے سامنے ہے اور بنی عمون کی نفرتی مولک کیلئے ایک بلند مکان بنایا (تاریخ سلاطین اول باب ١١ فقرہ ٧ تک)

کی گمراہی کا خوف ہو تو خدا کی حکمت کا مقتضی یہ ہوگا کہ وہ ایسے شخص کو رسوا کر دے۔ اور لوگون سے ایسے فعل کے نہو سکنے کی شرط اسلئے ہی کہ اگر اور لوگ بھی ایسا کر سکینگے تو نبی کی خصوصیت نرہے گی اور اُسکی سچائی پر دال نہوگا۔

چودہوان سبق مضامین سابقہ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ توریت کا یہ مضمون باطل ہے کہ مصر کے ساحرون نے دو معجزون مین جناب موسیٰ کا معارضہ کیا ایک تو اس امر مین کہ پانی لہو کر دیا گیا دوسری مینڈکون کو زمین مصر پر چڑھا دینے مین کیونکہ اگر ایسا معارضہ صحیح ہوتا تو لوگون کو جناب موسیٰ کی تکذیب کا شوق پیدا ہو جاتا اور یہ نبوت کی نقض غرض اور خلاف مقصود امر ہے۔ پھر حکیم علی الاطلاق یعنی جناب رب العزت ایسا کیون کرنیگا وہ ایسی باتون سے بلند و برتر ہی۔

پندرہوان سبق حکمت الٰہی مین واجب ہے کہ تمام وہ چیزین جو انبیا نے وحی کے ذریعہ سے اپنی امتون کو دی ہون وہ سب سچی ہون اور کوئی چیز ایسی نہو نا چاہیئے جو غلط ہو کیونکہ اگر ایسا نہوگا تو لوگ پیغمبرون کی تکذیب کرینگے اور توریت رائج مین بھی اس مضمون کی تصریح ہی کہ خدا نے جناب موسیٰ کو حکم دیا کہ تم نبوت کی جھوٹ دعویٰ کرنے والے کو قتل کرو پھر جناب موسیٰ سے کہا کہ اگر تم اپنے دل مین یہ سوچ کہ ہم اُس کلام کو کیونکر پہچانین جو خدا کا نہو تو اُسکی شناخت یون کرو کہ اگر نبی نے خدا کے نام سے کوئی بات کہی ہو اور وہ نہ واقع ہو تو اُسے سمجھنا کہ پیغمبر کی بات ہی جو اُسنے رو اروی مین کہدی ہی۔ خدا نے نہین کہا تھا۔ اس سے نہ ڈرو۔

سولھوان سبق چونکہ ہر خبر نبی کی صحیح ہوتی ہے اسلیئے توریت رائج کا یہ مضمون غلط ہوگا" کہ خدا نے نوح پیغمبر پہ یہ وحی بھیجی کہ طوفان کے بعد کوئی آدمی ایکسو بیس برس سے زائد زندہ نہ رہیگا حالانکہ بہت سے لوگ طوفان کے بعد ایسے پیدا ہوے جو اس سے زیادہ زندہ رہے یونہین یہ بات بھی غلط ہی کہ خدا نے جناب یونس کو وحی کی کہ قریہ نینوی چالیس دن کے بعد الٹ دیا جائے گا پھر خدا (معاذ اللہ) نادم ہوا اور اُسے نہ الٹا۔ یونہین انجیل کا بھی یہ مضمون غلط ہے کہ جناب عیسی نے اپنے شاگردون سے قیامت کی علامتین بیان کین اور یہ کہ مین آسمان سے اترونگا پھر اُن سے کہا کہ مین تم سے سچ اور بحق کہتا ہون کہ یہ گروہ گزرنے نہین پائے گا کہ یہ سب کچھ ہو جائے گا۔ حالانکہ بہت سے گروہ اور بہت سے قرن گزر گئے اور ان باتون مین سے کچھ بھی نہین ہوا۔ اب اگر جیل کے معنی عالم یا زمانہ کے کیے جائین تو اولا تو یہ معنی نہ حقیقی ہین نہ مجازی۔ پھر بھی ہذا کا اشارہ بتاتا ہے کہ یہ تاویل غلط ہی۔

سترھوان سبق اسمین شک نہین کہ ہمارے نبی محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب علیہم الصلوۃ والسلام کی نبوت ثابت ہی۔ اسلئے کہ انھون نے اپنی نبوت کا دعوی کیا اور معجزہ آپکے ہاتھون ظاہر ہوا اور جو شخص ایسا ہو وہ پیغمبر ہوتا ہے۔ یہ امر کہ آپنے نبی ہونیکا دعوی فرمایا اسکا انکار کسی ایک شخص کو بھی نہین ہو سکتا۔ رہگیا

ظهور معجزات وه اس کثرت سے ہین جن کا حساب وشمار نهین ہو سکتا جیسے چاند کا
دو ٹکڑے ہو جانا یا پانی کا آپ کی انگلیون سے ابلنا یا تھوڑے کھانے سے
بہت سے مخلوقات کا سیر کر دینا یا سنگریزون کا آپ کے دست مبارک مین تسبیح کرنا اور
ذراع زہر آلود کا کلام کرنا اور آپ کا غیبی خبرین بکرات ومرات دینا اور یونہین
آپکی مقبول دعائین جو بکثرت مشہور ہین اسی طرح سینکڑون آیتین اور نشانیان
جن کو پچھلون نے اگلون سے اس کثرت کیساتھ نقل کیا ہے جو تواتر کی حد
سے کہین زائد ہے۔ اور اگر بالفرض سوائے قرآن مجید کے کوئی معجزہ آپ کا
نہوتا تو آپ کی نبوت کی گواہی دینے کیلئے بھی سچا گواہ کافی تھا۔ کیونکہ بار بار
آپنے فصحائے عرب اور مخلوقات سے اسکا مثل طلب کیا اور بارہا قرآن سے
تحدی فرمائی۔ لیکن انھین اسکا مثل پیش کرنے کی قدرت نہ ہوئی۔ اور عرب کی
ایسی جماعت ہین جو کلام منثور کی حکمران اور منظوم کی مالک تھی اور ان کی آواز سے عالم
گونج رہا تھا ایک بھی ایسا نہ ملا جو قرآن کے اتنے سورون ہین سے کسی ایک کا
مثل لاتا۔ اس عاجزی نے انکو پیغمبر سے جنگ کرنے پر مجبور کیا۔ اور نیزہ وشمشیر کا
مقابلہ اور اموال کی لیجانے اور خونریزی پر ان کو صبر کرنا سہل معلوم ہوا یہانتک کہ
اپنی عورتون کی اسیری اور ان کا کنیز بنجانا منظور کر لیا۔ لیکن اگر وہ قرآن کے
مثل لانے پر قادر ہوتے تو اسکو چھوڑ کر جنگ وجدال کی مشقتین گوارا نہ کرتے۔
اور نیزہ وشمشیر کے زخم کھانے پر صبر نکرتے۔

قرآن مجید کی فصاحت وبلاغت کا معارضہ کرنیکے لیے عرب کی ایک بلیغ
جماعت نے اتفاق کیا اور قول خدا ولکم فی القصاص حیوۃ یا اولی الالباب
کے معارضہ مین جو کچھ ان سے منتہائی کوشش سے ہو سکا وہ جملہ القتل انفی للقتل [1]

[1] اعجاز مین مفصل [illegible] لسانی دیوان [illegible] جیسا [illegible] قرآنی [illegible] ہوا کہ معارضہ [illegible] موجود تھا [illegible] نزول [illegible] انفی للقتل آیہ کریمہ [illegible] فقرہ القتل [illegible] اشتباہ ہوا [illegible] فاضل مصنف [illegible]

تھا حالانکہ اہل بلاغت کو اسبات کا اچھی طرح علم ہے کہ ان دونون فقرون مین کتنا فرق ہے اور بمقابلہ جملہ قرآنی اسمین کتنے عیوب ہین جو قرآنی آیت کے محاسن اور خوبیون کو بتا رہی ہین - اور چونکہ اس مختصر رسالہ مین اسکی گنجایش نہین کہ تمام متعلقات مقام کا ذکر کیا جائے لہذا مین اس مقام کو اس آیہ مبارکہ کی تلاوت پر ختم کرتا ہون قل لئن اجتمعت الجن والانس علی ان یاتوا بمثل ھذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضہم لبعض ظہیرا (کہدے اے رسول کہ اگر جن وانس اسبات پر اتفاق کرین کہ اس قرآن کا مثل لائین تو اسکا مثل نہین لاسکینگے اگرچہ ایک دوسرے کو مدد پہونچائے۔

اٹھارہواں سبق اسمین بھی کوئی شک نہین کہ جن پیغمبرون کی نبوت کی خبر ہمارے رسول نے دی وہ یقینًا پیغمبر تھے جیسے جناب نوحؑ اور جناب ابراہیمؑ اور جناب موسیٰ وحضرت عیسیٰ علیہ السلام یا ان کے علاوہ اور پیغمبر جن کا ذکر قرآن مین موجود ہے۔ اگر ہمارا پیغمبر ان کی نبوت کی خبر نہ دیتا تو ہمارے پاس کوئی ایسا ذریعہ نہ تھا جس سے ہم ان نبیا کی نبوت کو ثابت کرتے کیونکہ اُن کی نبوت کے اثبات کا طریقہ یہ عہدنامہ قدیم (جسے اسوقت توریت کہتے ہین) یا عہدنامہ جدید جسے انجیل کہتے ہین) انھین دونون مین منحصر تھا اور یہ دونون رائج الوقت عہدنامے انبیا کیجانب وہ تمام برے افعال منسوب کرتے ہین جو نبوت کے منافی ہین جیسے زنائے محصنہ اور شرابخواری اور تبلیغ رسالت مین جھوٹ اور خدا کا شریک تجویز کرنا اور زانی مرد اور زناکار عورتون کیطرف منسوب ہونا یہ تمام باتین ان عہدنامون مین ان انبیا کیلئے ذکر کی گئے ہین جن سے ایمان بھی نہین ثابت ہوتا چہ جائیکہ اُن کی پیغمبری یا نبوت ثابت کیجائے۔

اور جب خدا کیلئے ان عہدنامون مین العیاذ باللہ انسان کی صورت اور بال

اور دو کو بے اور کپڑی ثابت کئے گئے اور اُسکی صفات مین جہل اور ندامت اور
تاسف اور وعدہ خلافی بیان کیگئی تو پھر انبیاے خدا کے لئے ایسے صفات انکے
مذاق مین کیا برے ہین۔ حالانکہ خدا اور اُسکے انبیا ان تمام صفات مذکورہ سے بلند و برتر ہین

مقصد تیسرا[۳] مقدس کتابون کے بیان مین

مقدمہ اسمین کئی فائدے ہین (۱) کتاب مقدس سے ہماری مراد وہ کتاب ہی جسمین
کتاب الٰہی ہونا چاہیئے۔ خواہ اسکو اسی پیغمبر نے جمع کیا ہو جس پر وہ کتاب نازل ہوئی ہو
یا کسی دوسرے نبی نے الہام کے ذریعہ سے لکھا ہو۔ یا اُسکی گواہی ایک ایسی جماعت
کثیرہ نے دی ہو جن کا باہم ہو کر جھوٹ بولنا محال ہو۔ (۲) کتاب مقدس ہونا اسوقت
ثابت ہوتا ہی جب قطعی سند برابر اُسوقت تک پہونچی ہوئی ہو جسوقت وہ کتاب لکھی
گئی ہے چاہے وہ اُس نے لکھی ہو جس پر وہ نازل ہوئی یا کسی دوسرے پیغمبر نے
بواسطۂ الہام لکھی ہو فقط گمان کافی نہین ہی (۳) کتاب مین اگر صریح کفر یا تناقض
مذکور ہو یا خلاف عقل باتین موجود ہون تو یہ تمام باتین یقینی قرینے ہونگی کہ کتاب
مین تحریف ضرور واقع ہوئی (۴) اگر ایک کتاب کا مضمون دوسری کتاب کے
مضمون کی نقیض ہو[عہ] تو یہ اسبات کی دلیل ہوگی کہ ان دونون مین سے کسی ایک مین
ضرور تحریف ہوئی (۵) جب یہ بات معلوم ہو جائے کہ کتاب مین تحریف موجود ہی
تو پھر اُسکا کوئی مقام قابل اعتبار نہ ہوگا کیونکہ ہر مقام مین احتمال تحریف موجود ہوگا
(۶) اگر یہ معلوم ہو کہ ان دونو کتابون مین سے کسی ایک مین تحریف ہی لیکن کوئی معین نہو

عہ حاصل [illegible] کا تناقض [illegible] یہ ہے کہ اس [illegible] بیان ہوا ہے [illegible] دونون کتابون مین [illegible] لیکن [illegible]

[illegible] مین [illegible] ایک [illegible] ہون [illegible] × ۱۲ مترجم

تو اُن دونون مین سے کسی ایک کا بھی اعتبار نہ ہوگا کیونکہ ہر ایک مین تحریف کا احتمال موجود ہے - یہ سب باتین جو اس مقدمہ مین بیان کی گئی ہین عقل سلیم اونکو واجب التسلیم سمجھتی ہے -

مقصد سوم کا پہلا سبق - اہل کتاب مین جو کتابین رائج ہین انکی دو قسمین ہین - ایک قسم یہ ہے کہ اونکی صحت قدمائے اہل کتاب کے نزدیک بھی مشکوک ہے ہم انکا بیان بھی ضروری نہین سمجھتے - کیونکہ وہ اونکو اب نظر اعتبار و التسلیم سے نہین دیکھتے - دوسری قسم وہ ہے جسکی صحت پر اہل کتاب کا اتفاق ہے اور وہ چھتیس ۳۶ کتابین ہین جنکو عہد عتیق کہتے ہین اُنکی تفصیل یہ ہے ۱ سفر تکوین او خلیقہ ۲ سفر خروج ۳ لاویین اور احبار کا سفر ۴ سفر عدد جسے گنتی کہتے ہین ۵ سفر تثنیہ و استثنا یہ پانچون سفر ایک ہی کتاب سمجھی جاتی ہین اور جناب موسیٰ کی طرف سے منسوب ہین اُنکے مجموعہ کا نام توریت ہے - لیکن مجازی اعتبار سے کبھی چھتیسون کتابون کو توریت کہتے ہین ۶ کتاب یوشع ۷ کتاب قضاۃ ۸ کتاب راعوث ۹ صموئیل کا سفر اول ۱۰ صموئیل کا دوسرا سفر ۱۱ اخبار ملوک کا پہلا سفر ۱۲ اخبار ایام کے متعلق دوسرا سفر ۱۳ کتاب عزرا ۱۴ کتاب نحمیا ۱۵ ایوب ۱۶ زبور ۱۷ امثال سلیمن ۱۸ جامعہ ۱۹ نشید انشاد ۲۰ اشعیا ۲۱ ارمیا ۲۲ ارمیا کے مرثیے ۲۳ کتاب حزقیل ۲۴ کتاب دانیال ۲۵ ہوشع ۲۶ یوئیل ۲۷ عاموس ۲۸ عوبدیا ۲۹ یونان ۳۰ میخا ۳۱ ناحوم ۳۲ حیقوق ۳۳ صفینا ۳۴ حجی ۳۵ زکریا ۳۶ ملاخی

سبق دوسرا - پہلے پانچوین سفر جنھین توریت کہتے ہین وہ اُس توریت کے علاوہ ہے جو جناب موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی - نہ اسے جناب موسیٰ نے خود لکھا تھا اور نہ وہ اُنکے عہد مین لکھی گئی کیونکہ اس مروج توریت کے آخر مین جناب موسیٰ کی وفات کا تذکرہ ہے اور یہ بھی کہ وہ مقام جہاں وہ مدفون ہین اور کسی انسان نے انکی قبر کا پتہ

نہین پایا - یہ عبارت بآواز بلند پکار رہی ہے کہ جناب موسی کی درمیان مین اور اس مصنف کے مابین مدتون کا فاصلہ ہے اور ان رائج کتابون مین بھی اسبات کا تذکرہ ہے کہ سفر شریعۃ الرب یعنی توریت کو حلقیاہ نے (جو کاہن تھا) یوشیا بن اموان کے زمانہ مین بیت الرب مین پایا اور شافان کاتب کو یہ مژدہ سنایا شافان نے یوشیا کو خبر دی اور جب وہ پڑھکر سنائی گئی تو اس نے اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے۔

اس قصہ سے معلوم ہوگیا کہ یوشیا کے زمانہ سے پہلے اس نسخہ توریت کا کہین پتا نہین تھا پھر یوشیا کی زمانہ کے بعد بخت ناصر کا واقعہ ایسا درپیش ہوا جس نے نہ توریت کا کوئی نسخہ چھوڑا نہ کسی اور نبی کی کوئی کتاب باقی رکھی ان تمام واقعات سے معلوم ہوگیا کہ توریت کی سند جناب موسی کے بعد قطع ہوگئی

تیسرا سبق - اہل کتاب کا بغیر حجت و برہان یہ دعوے ہے کہ توریت جب دنیا سے معدوم ہوگئی - اور اس کے تمام نسخے ناپید ہوگئے تو اسے عزرا علیہ السلام نے الہام کے ذریعہ سے لکھا ان کے پاس اس کی کوئی قطعی سند نہین جو جناب عزرا تک متصل ہو اگر ان کے پاس ایسی سند موجود ہو تو انہین بیان کرنا چاہیئے ورنہ ہمین تو اس بات کا یقین ہے کہ اس مین تحریف واقع ہوئی اور اس وقوع تحریف پر چند امور دلالت کرتے ہین۔

ع ۲ [illegible] ۲۲ — اور سردار کاہن خلقیاہ نے سافن کاتب کو کہا کہ مین نے خداوند کے گھر مین توریت کی کتاب پائی ہے اور خلقیاہ نے وہ کتاب سافن کو دی سو اس نے پڑھی اور سافن کاتب بادشاہ پاس آیا اور بادشاہ [illegible] خبر دی [illegible] نقدی جو گھر مین [illegible] جمع [illegible] اور سافن کاتب نے بادشاہ [illegible]

۱۱ - ایضاً اور جب وے اس نقدی کو جو خداوند کے گھر مین لائی گئی تھی نکالا تو خلقیاہ کاہن نے خداوند کی توریت کی کتاب جو موسی کے ہاتھ سے [illegible] پائی اور خلقیاہ نے وہ کتاب سافن کو دی [illegible] اور سافن نے [illegible] پڑھا اور ایسا ہوا کہ جب بادشاہ نے توریت کی باتین سنین تو اپنے کپڑے پھاڑے [illegible] باب ۳۴ فقرہ چہاردہم [illegible]

(۱) صریح اور واضح غلطیون کا وجود ۲ آپس مین نقیض باتین ۳ کفریات
جو ظاہر بظاہر کفر پر دال ہین ۴ رذیل باتین جو معمولی لوگون کو بھی مناسب
نہین پیغمبرون کی طرف منسوب ہین ۵ یہ توریت باقی کتابون کی نقیض باتین پیش

عـه تکوین کا باب چہل و ششم اسماے
فقرہ ہشتم تا فقرہ پانزدہم میں اولاد یعقوب کے
اولاد یعقوب کو بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ نام لڑکون
لڑکے اور لڑکیان جو تیس نفس تھیں پھر کہا ہے کہ اسرائیل کے
اور لڑکیون کا شمار تینتیس تھا ۱۲ اشعار اور یہ بنی اسرائیل کے بیٹے
نام ہین جو مصر مین آئے یعقوب اور اس کے بیٹے روبین یعقوب کا پلوٹھا اور بنی روبین حنوک
یعقوب اور اس کا پلوٹھا اور فلو اور حصرون اور کرمی اور بنی شمعون
اور یموئیل اور یمین اور اوہد اور یاکین اور صحر اور
ساؤل کنعانی عورت کا بیٹا اور بنی لاوی جیرسون
اور قہات اور مراری اور بنی یہوداہ عیر اور اونان
اور سیلہ اور فارص اور زارح ان مین سے عیر اور
اونان کنعان کی زمین مین مر گئے اور بنی فارص
بیٹے یہ ہین حصرون اور حمول اور بنی اشکار تولع اور
فوہ اور یوب اور سمرون اور بنی زبولون سرد اور
ایلون اور یحیئیل یہ بنی لیاہ ہین جو فدان
ارام مین یعقوب سے جنے اس کی
سمیت جو اس کی
ہ

بیٹی تھی پیدا
ہاتھوں سو ہمارے شخص اسکی
بیٹی اور بیٹیان تینتیس ہین - باب ۶ م
فقرہ ۸ تا ۱۵ - کتاب تکوین - عـه خروج کے تینتیسوین
باب مین ہے کہ میرا منہ نہین دیکھا جا سکتا اور اس مین یہ بھی
مذکور ہے کہ خدا نے موسی سے کہا کہ تم میرا منہ دیکھنے پر قادر
نہین کیونکہ انسان زندہ رہتا ہے اور مجھے نہین دیکھتا -
اور تکوین مین ہے کہ یعقوب نے خدا کو رو برو دیکھا باب
۳۲ سے ۵ جیسے گذر چکا کہ خدا آدمی کے شکل پر ہے - اور اس
کے علاوہ مثالین بھی ذکر ہو چکین للعجب جیسا کہ گذرا کہ
انبیا معاذ اللہ شراب خواری کرتے تھے اور لوط نے
معاذ اللہ زنا کی - وغیرہ وغیرہ عـه کتاب استثنا مین ہے
کہ موسی کو زمین بنی عمون مین سے کچھ نہین ملا - فقرہ
(۴) باب ثانی اور کتاب یشوع باب سیزدہم مین تصریح
ہے کہ جناب موسی نے بنی جاد کو نصف زمین بنی عمون دیدی ہے

× × × × × × × × × × × ×

کرتی ہے جنکا ذکر آگے آئیگا یعنی کتاب یوشع اور سفر اول ایام اور کتاب حزقیل اور کتاب اشعیا۔ انمین سے ہر ایک بات اس امر کی دلیل قطعی ہے کہ اس توریت مین ضرور تحریف واقع ہوئی اور جب تحریف کا ہونا ثابت ہو گیا تو یہ کتابین اعتبار سے ساقط ہو گئین جیسا کہ خود توریت بھی اعتبار سے ساقط ہو جائیگی جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے کہ احتمال تحریف دشمن اعتباری۔

چوتھا سبق ۔ باقی جو اور انبیا کی کتابین ہین اُنکی نسبت مین اسقدر شدید خلاف
ہے جس سے اسبات کا علم ہوجاتا ہے کہ اُنکے پاس کوئی ایسی اسناد موجود نہین ہے
جس سے وہ کسی خاص پیغمبر کے جانب اُسے منسوب کرسکین اُسکے ساتھ ہی ساتھ
اُنمین ایسی باتین موجود ہین جنکی نسبت کسی شریف آدمی کی جانب نہین دیسکتے چہ جائیکہ
وہ کسی پیغمبر کی طرف منسوب ہون جیسی نشید الانشاد جو ابتدا سے انتہا تک فاسقون کے
گیت ہی اُسمین صرف چہرہ و رخسار کی تشبیب نہین ہی بلکہ تہیگاہ اور رانون کا وصف
بھی موجود ہے اور بہت سی باتین ایسی ہین جنکی لغویت کی وجہ سے ہنسی آتی ہی جیسے
اُنیسوین باب مین ہے کہ خدا نے ارمیا کو حکم دیا کہ وہ ایک مٹی کا ابریق خرید کرین اور
شعیب کے سردارون سے لمبی چوڑی باتین کرین جسمین انکی تہدید اور تخویف ہو پھر
وہ اس مٹی کی ابریق کو اُنکے سامنے توڑکر یہ کہین کہ خداوند افواج نے یہ کہا ہے کہ مین
اسیطرح اس شعب کو توڑ ڈالونگا۔

ہوشع باب اول مین ہے کہ خدا نے ہوشع کو حکم دیا کہ وہ اپنے لئے ایک زانیہ عورت
لین اور اپنے لئے زنا کی اولاد اختیار کرین کیونکہ زمین نے خدا کو چھوڑکر زنا کرنا اختیار
کیا ہے۔

یہ اس قسم کی باتین ہین جو احمقون سے بھی کم سنی گئی ہین کیونکر ممکن ہے کہ کوئی
شخص اُنکو الہی خطابات مین شمار کرے جو اس نے اپنے پیغمبرون کی طرف متوجہ
کی ہین۔ خدا مخلوقات کی ان باتون سے کہین بلند و برتر ہے۔

پانچوان سبق ۔ وہ کتابین جو آج کل نصاری مین رائج ہین وہ ستائیس ہین
اُن سب کے مجموعہ کا نام عہد جدید ہی۔ ۱۔ انجیل متی۔ ۲۔ انجیل مرقس۔ ۳۔ انجیل
لوقا۔ ۴۔ انجیل یوحنا۔ انہی چارون انجیلون پر انجیل کا نام بولا جاتا ہے۔ کبھی تمام
مجموعہ کو بھی انجیل کہتے ہین ۵ کتاب اعمال رسل ۶ پولس کی رسالت اہل رومیہ

کی طرف ۷ پولس کی رسالت اہل کورنتھوس کی جانب ۸ پولس کی دوسری رسالت اُنکی جانب ۹ پولس کی رسالت اہلِ غلاطیہ کی جانب ۱۰ پولس کی رسالت اہل افسس کی طرف ۱۱ فیلبس یا فیلبی کی جانب پولس کی دوسری رسالت اہل قولاسائس اور کولوسی کی جانب پولس کی دوسری رسالت ۱۳ اہل تسالونیکی جانب پولس کی رسالت ۱۴ - اہل تسالونی کی جانب پولس کی دوسری رسالت ۱۵ اتیموتاوس کی جانب پولس کی پہلی رسالت ۱۶ پولس کی انکی طرف دوسری رسالت ۱۷ اتیطوس کی جانب پولس کی رسالت ۱۸ فیلیمون کے جانب پولس کی رسالت ۱۹ عبرانیون کی جانب پیغامبری ۲۰ یعقوب کی رسالت ۲۱ بطرس کی رسالت ۲۲ انکی دوسری رسالت ۲۳ یوحنا کی رسالت ۲۴ انکی دوسری رسالت ۲۵ انکی تیسری رسالت ۲۶ یہوذا ۲۷ یوحنا کا خواب۔

چھٹا سبق - ان چارون انجیلون مین سے کوئی انجیل بھی ایسی نہین ہو جو جناب عیسیٰ پر نازل ہوئی تھی اور ممکن نہین کہ یہ انجیلین بذریعۂ الہام لکھی گئی ہون جسپر چند باتین دلالت کرتی ہین - اول تو لوقا نے اپنی انجیل کی ابتدا مین تصریح کی ہے کہ اسنے اور بہتون نے انجیل کو بذریعہ روایت لکھا - دوسرے یہ کہ وہ اختلاف جو حضرت عیسیٰ کے نسب مین واقع ہو وہ بتاتا ہے کہ یہ بطریق الہام نہین لکھی گئی - کیونکہ انجیل متی مین جناب عیسیٰ کو سلیمٰن بن داؤد کی طرف منسوب کیا ہے اور یوسف سے لیکر ابراہیم تک چالیس پشتین لکھی ہین - اور لوقا نے آپ کو ناتان بن داؤد کی طرف منسوب کیا ہو اور پشتون کا شمار پچپن کیا ہو - تیسرے یہ کہ آخر کتاب یوحنا مین یہ مضمون ہی - اور جناب عیسیٰ کے شاگرد ہین جو اسکی گواہی دے رہے ہین اور لکھ رہے ہین - اور ہمین معلوم ہے کہ انکی گواہی سچ ہے -

اس عبارت سے صاف آشکار ہے کہ اسکا مصنف یوحنا نہین - پھر انجیل یوحنا کو

یہ لکھ کر ختم کیا ہے" اور بہی بہت سی باتین ہین جو یسوع نے کی تھین اگر ایک ایک لکھی جائین تو میرے خیال مین اِن کتابون کی سمائی عالم مین نہ ہوگی۔"

یہ وہ جھوٹ کلمہ ہے جس کے کہنے پر کسی عاقل کو جرأت نہین ہوسکتی چہ جائیکہ کوئی صاحب الہام پیغمبر ایسا لکھے کیونکہ اگر ہم فرض کرین کہ جناب مسیح نے ہر سکنڈ مین اپنی عمر کے اوقات مین ہزارہا معجزے دکھلائے اور وہ معجزے لکھے جائین تو ان سب کتابون سے ایک حجرہ بھی نہ بھریگا چہ جائیکہ عالم کی متعلق یہ خیالات کئے جائین کہ سمین گنجائش نہ ہوگی۔

ساتوان سبق۔ رہگئین اور کتابین وہ بھی انجیلون کی طرح کوئی یقینی سند نہین رکھتین اسیوجہ سے برابر سابق سے ابتک کمیٹیان اس مطلب پر غور کرنے کے لئے بیٹھین کبھی انھون نے اِن کتابون کا شمار زیادہ کردیا کبھی کم اسی طرح انجیل کے متعلق بھی کیا کرتے ہین اور پولس کی پہلی رسالت جو کورنتوس کی طرف ہوئی اسکے ساتوین باب کے ۲۵ اور ۲۶ فقرہ مین ہے کہ "لیکن کنواری عورتین انکے باب مین میری نظر مین کوئی خدا کا حکم نہین ہے لیکن کبھی مجھے رائے صائب عطا کی جاتی ہے مانند اس شخص کے جسکو خدا کی رحمت نے امین بنایا ہو۔ تو مجھے خیال ہوتا ہے کہ یہ بات اچھی ہے" یہ ان کا اعتراف دیکھنے کے قابل ہے جو اس بات مین بالکل صریح ہے کہ وہ بغیر الہام اپنی رائے سے شرعی احکام بیان کرتے تھے نہ تو الہام ہوتا تھا نہ وحی۔ بلکہ محض ظن وگمان سے حکم دیا جاتا تھا۔ اسطرح کا آدمی ممکن ہے کہ اسکا ہر مکتوب رسالہ محض گمان اور ظن سے لکھا گیا ہو۔ اور الہام کو اوس سے کوئی تعلق نہ ہو۔ اگر ہم چاہین کہ عہد نامہ قدیم وجدید کے عیوب کو لکھین تو ایک بڑی مبسوط کتاب تیار ہو جائیگی لیکن ہمارے لئے یہی بہت ہے کہ انکی بہت سی عالمون نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ اونکو ان کتابون کی تصنیف کرنے والون کا علم تحقیقی نہین ہوا۔

آٹھوان سبق - ہمارا قرآن مجید ایسا ہی جسکی نسبت یقینی طور سے رسول اللہ ؐ
کی طرف معلوم ہے کیونکہ اسکی تواتر مین کسی عاقل کو شبہہ نہین ہو کبھی اسکے حافظون
کی تعداد ہر زمانہ مین ہزار ہا سے کم نہین رہی حالانکہ معجزہ بلاغت کو دیکھتے ہوئے
اُسکے الہی ہونے مین شک باقی نہین رہتا اور اگر تمامی قرآن کو کوئی چھان ڈالے
جب بھی اُسمین نہ غلط کا پتہ ملیگا نہ کفر کی بو آئیگی نہ تناقض نظر آئیگا اور یہ تمام
باتین عہدنامہ قدیم وجدید مین موجود ہین - قرآن مین خدا کی کامل صفتین ملینگی اور
صفات ناقصہ سے اسکا تقدس اور برتری پائی جائے گی اور توحید کی طرف دعوتمین
نظر آئینگی اور انبیاء کی عصمت اور پاکیزگی کا بیان ملیگا اور رذیل اور بری باتون
سے اُسکا دامن پاک دکھائی دیگا اور مومنین کی مدحین اور جنت و جہنم کا ذکر اور اچھے
اخلاق کا تذکرہ اور اونکا حکم اور پاک چیزون کے حلت اور بُری چیزون کی حرمت
اور سیاسی احکام کا بیان اسی طرح کی اور باتین جنکو تمام عقلین پسند کرتی ہین نظر آئینگی
اس لئے اُس خدا کا شکر ہو جسنے ہمکو اسلام کا رستہ بتا کر احسانمند کیا اور ہمین
خاتم المرسلین کی امت سے قرار دیا۔

والحمد للہ اولا واخرا
وباطنا وظاہرا